

	کربلا کے مقتل میں شان ایک نرالی ہے بر چھوڑنے کے سایے میں شہزادی کی شادی ہے
پڑھ کے چٹھی بابا کی خوش ہو گئے عبد اللہ اب رہا شہادۃ کی سمجھو میں نے پالی ہے	
	جب حسن کے خط دیکھے یاد آیا سرور کو بھائی کی وصیۃ ایک کربلا میں باقی ہے
نہ دشمنوں کے نرغے میں ہوگی آج ایک شادی دولہے کو شہادۃ کی دل میں لوہ جاگی ہے	نہ موت منتظر ہے اور ہو رہی ہے ایک شادی
	بنت شاہ دیں دولہن دلبر حسن دولہا ہر طرف ہے واویلا ہر طرف اداسی ہے
دور ہے وطن سے اور نہ کوئی بچا اپنا سر زمینِ مقتل میں سوئے سب براتی ہے	
	دھوم ہے نہ شادی کی نا ہی گھونٹ شربت کا انسو کی بارش ہے بوند بھی نہ پانی ہے
جنگلِ بیابان میں کیسے ہو بھلا مہندی سُرخ رنگ ہے دنیا یہ لہو کی لالی ہے	
	ہاتھ چھوڑے دولہن کا رن میں جا رہا دولہا اب میلنگے جتے میں اپنی یہ بدائی ہے
دولہے کے کفن جیسے چاک کر دیے کپڑے کہتے ہے شہا بیتے جاؤ اب فدائی ہے	

شور اٹھا ہے اعداء میں رن میں ا گیا دولہا نمار دالو دولھے کو اب اُسی کی باری ہے	ن دولھے راجا کو مارو
ننلا دی کی دنیا پر	دو گھری کی دولھن تھی بن گئی ہے اب بیوا ننارو میں پلی اور اب چھائی ظلمرائی ہے
جب ستم ستم توتے دے صدا کیسے بیس پرتے ہے طہانچے اہ چھینی جاتی بالی ہے	
جل چکے ہے خیمے اور چھن گئی ہے چادر بھی کون اب بچائیگا نہ چچا نہ بھائی ہے	
ہائے اخری سجدہ ہائے بے رحم خنجر نسبط مصطفیٰ ہے یے فاطمہ کا جانی ہے	شمرکا ن یے گھری قیامہ کی دو جھانرے بھاری ہے
اے سکینہ بابا کی لاش چھور دو اٹھو قافلہ چلا تمکو پھوپھی جانر بلاتی ہے	
کربلا کی شادی کے حرمة و وسیلہ سے مؤمنیں کی شادی کی التجاء سنائی ہے	
باقی رہ خزیمة اور حق کا ہو بلند کلمہ انکے نام محوودہ اپنی زندگانی ہے	